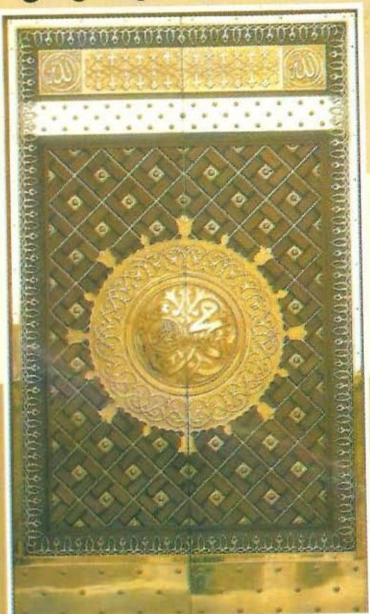
خواتین کا مسجد میں نماز باجماعت پڑھنے

کا

مسئلہ

قرآن وحدیث کی روشنی میں



جمع وترتیب

محمد ایوب سپرا حفظہ اللہ

نظر ثانی:

حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ

خواتین کا مسجد میں نماز باجماعت پڑھنے

کا

مسئلہ

جمع و ترتیب

محمد ایوب سپرا حفظہٗ اللہ

نظر ثانی

مولانا حافظ صلاح الدین یوسف حفظہٗ اللہ

DARUL KUTUB AL ISLAMIA DELHI

ABU UMAIMAH OWAIS

نام کتاب : خواتین کا مسجد میں نماز باجماعت پڑھنے کا مسئلہ

مؤلف : جناب محمد ایوب سپرا حفظہ اللہ

نظر ثانی : حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ

ناشر : دار الکتب الاسلامیہ دہلی

سن طباعت : نومبر 2009ء

تعداد : گیارہ سو

قیمت : پچیس روپے (Rs.25/=)

ملنے کا پتہ

دار الکتب الاسلامیہ

419 اردو مارکیٹ مٹیا محل جامع مسجد دہلی-110006

فون: 23269123

darulkutub@hotmail.com

سعودی عرب میں رابطہ کا پتہ

محمد عاقل

پوسٹ بکس نمبر 8928 جدہ سعودی عرب

فون: 00966-504686317

mohammedaqil@hotmail.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرض ناشر

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد:

اسلام نے خواتین کو بے شمار حقوق عطا کئے ہیں، نیک کام کرنے اور عبادات انجام دینے کے بھرپور مواقع فراہم کئے ہیں۔ بلاشبہ خواتین کے لئے پنج وقتہ نمازوں کی ادئیگی گھر کی چاردیواری میں افضل ہے مگر اُسے مسجد میں حاضر ہوکر نماز ادا کرنے کی اجازت دی گئی ہے، نماز عیدین میں خواتین کی حاضری کی تو تاکید کی گئی ہے۔

مگر افسوس صد افسوس بعض لوگ خواتین کی مسجد میں حاضر اور نماز عیدین میں شرکت کو فتنہ بتاتے ہیں، یہ حضرات اپنے اختیار کردہ نظریئے کو صحیح ثابت کرنے کے لئے احادیث صحیحہ کی بے جا تاویلات کرکے اُنھیں رد کرنے کی ناکام کوشش کرتے ہیں۔

زیر اشاعت کتاب میں نہایت سنجیدگی کے ساتھ مضبوط دلائل سے ثابت کیا ہے کہ خواتین کو مسجد میں آکر نماز ادا کرنے اور نماز عیدین میں شرکت کی اجازت دی گئی ہے، ہمیں یقین ہے کہ اس مختصر کتاب کو جو بھی غیر جانبدار ہوکر پڑھے گا وہ ان شاءاللہ ضرور فیضیاب ہوگا اور غلط فہمیاں دور ہوں گی۔

دارالکتب الاسلامیہ دہلی نے مسلمانوں کے فائدے کے لئے اس کی اشاعت کی ہے ہماری دعا ہے کہ رب العلمین ناشر و مؤلف کو اجر عظیم سے نوازے۔ (آمین)

شکیل احمد میرٹھی

دارالکتب الاسلامیہ دہلی — 29/اکتوبر 2009ء

بسم الله الرحمن الرحيم

ABU UMAIMAH OWAIS

فہرست مضامین

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ﴾

اَلذّٰرِیٰت:56

ABU UMAIMAH OWAIS

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمۃ الرسالہ

الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی النبی الکریم وعلی آلہ و اصحابہ اجمعین ومن تبعھم باحسان الی یوم الدین.

اس رسالے میں خواتین سے متعلق درج ذیل تین موضوعات زیر بحث لائے گئے ہیں۔

☆ خواتین کا طریقہ نماز

☆ خواتین کے لئے نماز باجماعت کے لئے مسجد میں آنے کا حکم

☆ خواتین کے لئے مسجد میں جانے کے آداب

رسالے کا پہلا موضوع ''خواتین کا طریقہ نماز'' ہے۔ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے: ((صَلُّوْا كَمَا رَأَيْتُمُوْنِیْ اُصَلِّیْ)) ''تم نماز اسی طرح پڑھو جیسے تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔'' (صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب الأذان للمسافر، حدیث:631)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حکم عام ہے جس میں مرد وخواتین سبھی شامل ہیں۔ اس لئے احادیث مبارکہ میں جو ہیئت اور طریقہ نماز مردوں کے لئے بیان کیا گیا ہے' وہی طریقہ خواتین کے لئے بھی ہے۔ اس لئے خواتین کے لئے الگ سے طریقہ نماز بیان کرنے کی چنداں ضرورت تو نہیں تاہم بعض علماء مرد وزن کی نماز کی ہیئت میں فرق بیان کرتے ہیں۔ موجودہ دور میں خواتین مسجد میں نماز کی

ادائیگی کے لئے کم ہی آتی ہیں، اُن کے لئے دینی مدارس بھی کم ہیں، اس لئے وہ نماز کی تعلیم وتربیت سے کماحقہ ناآشنا رہتی ہیں، جو اس اہم فریضہ کی ادائیگی کے لئے ضروری ہے۔ چنانچہ اس موضوع کو وضاحت کے ساتھ اس رسالے میں بیان کیا گیا ہے۔

رسالے کا دوسرا عنوان ''خواتین کے لئے نماز باجماعت کے لئے مسجد میں آنے کا حکم'' ہے۔ متعدد احادیث سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں خواتین مسجد میں نماز کے لئے حاضر ہوتی تھیں۔ کسی بھی حدیث میں انہیں مسجد میں جانے سے منع نہیں کیا گیا۔ بعض علماء موجودہ پُرفتن دور کا سہارا لیتے ہوئے خواتین کو مسجد میں نماز باجماعت ادا کرنے سے روکتے ہیں۔ ایسا حکم قرآن وحدیث کے خلاف ہے۔ زمانے کی تبدیلی سے قرآن وحدیث کے احکام تبدیل نہیں ہوتے، اس لئے ایسے فتویٰ جاری کرنا دنیا وآخرت کا خسارہ ہے۔ چنانچہ اس موضوع کو بھی احادیث کی روشنی میں وضاحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

رسالے کا تیسرا عنوان ''خواتین کے لئے مسجد میں جانے کے آداب'' سے متعلق ہے۔ دین اسلام میں ہر کام کے آداب سکھائے گئے ہیں، خواتین کے لئے مسجد میں جانے کے آداب بھی مختلف احادیث میں بیان ہوئے ہیں، جو اس مختصر رسالے میں بیان کئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ قرآن وسنت کی ہی پیروی کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

محمد ایوب سپرا

اگست 2009ء — ڈرگ روڈ کراچی فون: 0214576376

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خواتین کا طریقہ نماز

((الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی النبی الکریم وعلی آلہ واصحابہ اجمعین ومن تبعھم باحسان الی یوم الدین))

نماز کی فرضیت قرآن وحدیث سے ثابت ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۚ اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا﴾

''پس نماز قائم کرو' یقیناً نماز مومنوں پر مقررہ وقتوں پر فرض ہے۔''

(النساء:103)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ شَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلَاةِ وَ اِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَ حَجِّ الْبَيْتِ وَ صَومِ رَمَضَان))

''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ 1. اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔ 2. نماز قائم کرنا۔ 3. زکوٰۃ ادا کرنا 4. حج کرنا اور 5. رمضان کے روزے رکھنا۔''

(صحیح مسلم ،کتاب الایمان ، باب بیان ارکان الاسلام... حدیث :113)

نماز کی فرضیت کی اہمیت ذیل کی حدیث میں ملاحظہ فرمائیں:

((بَيْنَ الرَّجُلِ وَ بَيْنَ الشِّرْكِ وَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ))

''مومن اور کافر کے درمیان نماز کا چھوڑنا حدِفاصل ہے۔'' (صحیح مسلم ، کتاب الإیمان ، باب بیان إطلاق اسم الکفر علی من ترک الصلاۃ ، حدیث : 247)

چنانچہ ہر مسلمان مرد عورت پر رات دن میں پانچ مقررہ اوقات میں نماز فرض ہے۔ والدین کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی اولاد کو نماز کی تعلیم و تربیت بچپن سے ہی دیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے بچوں کو نماز پڑھنے کا حکم دو' جب وہ سات سال کے ہو جائیں' اور جب وہ دس سال کے ہو جائیں تو انہیں ترک صلاۃ پر مارو اور ان کے بستر جدا کر دو۔'' (سنن ابی داود ، حدیث : 494)

اس فرض کی ادائیگی کا طریقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث میں ملاحظہ فرمائیں:

((صَلُّوْا كَمَا رَأَيْتُمُوْنِيْ أُصَلِّيْ))

''تم نماز اسی طرح پڑھو' جیسے تم مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو۔''
(صحیح البخاری ، کتاب الاذان ، باب الأذان للمسافر، حدیث:631)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حکم عام ہے جس میں مرد و خواتین سبھی شامل ہیں۔ اس لئے احادیث مبارکہ میں جو ہیئت اور طریقہ نماز مردوں کے لئے بیان کیا گیا ہے' وہی طریقہ خواتین کے لئے بھی ہے۔ قرآن و حدیث میں خواتین کے لئے الگ سے کوئی ہیئت بیان نہیں ہوئی۔

تکبیر تحریمہ یعنی ''اللہ اکبر'' سے شروع ہونے والی نماز ''السلام علیکم ورحمۃ اللہ'' کہتے ہوئے اختتام تک مرد و زن کے لئے ایک طریقہ اور ایک

ہی ہیئت کی نماز ہے۔ مرد وزن' سب کا قیام' رکوع' قومہ' سجدہ' جلسہ' قعدہ' جلسہ استراحت حتیٰ کہ ہر ہر مقام پر پڑھی جانے والی تسبیحات اور دعائیں بھی یکساں ہیں۔ نماز کی ہیئت کے بارے میں ایک مفصل حدیث ابوداؤد میں موجود ہے:

''محمد بن عمرو بن عطاء رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ کو سنا' انہوں نے اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں سے دس افراد کی جماعت میں کہا ...اور اُن میں ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بھی تھے ... کہ میں تم (سب) سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے طریقے کو جانتا ہوں۔ انہوں نے کہا: کیسے؟ اللہ کی قسم! تم کوئی ہم سے زیادہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرنے والے تو نہیں ہو' یا ہماری نسبت زیادہ قدیم الصحبت تو نہیں ہو۔ انہوں نے کہا: کیوں نہیں۔ صحابہ نے کہا: اچھا تو بیان کرو۔ (ابوحمید نے) کہا: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اُٹھاتے' حتیٰ کہ وہ آپ کے کندھوں کے برابر آ جاتے' پھر [اللّٰه اكبر] کہتے'۔ پھر آپ قرأت فرماتے۔ پھر [اللّٰه اكبر] کہتے اور اپنے دونوں ہاتھ اُٹھاتے' حتیٰ کہ دونوں کندھوں کے برابر آ جاتے۔ پھر رکوع کرتے اور اپنی ہتھیلیوں کو گھٹنوں پر رکھتے اور اعتدال وسکون سے رکوع کرتے' نہ سر کو جھکاتے اور نہ اُوپر اُٹھائے ہوئے ہوتے پھر رکوع سے سر اُٹھاتے' تو [سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ] کہتے' پھر اپنے ہاتھ اُٹھاتے حتیٰ کہ کندھوں کے برابر آ جاتے... اور خوب اعتدال وسکون سے کھڑے ہوتے۔ پھر [اللّٰه اكبر] کہتے اور

زمین کی طرف جھکتے اور (سجدے میں) اپنے ہاتھوں کو اپنے پہلوؤں سے دُور رکھتے۔ پھر اپنا سر اُٹھاتے اور اپنے بایاں پاؤں موڑ لیتے اور اس کے اُوپر بیٹھ جاتے اور سجدے میں اپنے پاؤں کی انگلیاں (قبلہ رُخ) موڑ لیتے' پھر (دوسرا) سجدہ کرتے' پھر [اللّٰہ اکبر] کہہ کر اپنا سر اُٹھاتے اور اپنا بایاں پاؤں موڑ کر اس پر بیٹھ جاتے' حتیٰ کہ ہر ہڈی اپنی اپنی جگہ پر لوٹ آتی۔ پھر دوسری رکعت میں بھی ایسے ہی کرتے۔ پھر جب دو رکعتوں سے (تیسری رکعت کے لئے) اُٹھتے تو اپنے ہاتھوں کو اُٹھاتے' حتیٰ کہ کندھوں کے برابر آ جاتے' جیسا کہ نماز شروع کرتے وقت اُٹھاتے تھے۔ (یعنی رفع الیدین کرتے) پھر بقیہ نماز میں اسی طرح کرتے' حتیٰ کہ جب آپ اُس سجدہ میں ہوتے' جس میں سلام کہنا ہوتا (تو تشہد میں) اپنے بائیں پاؤں کو آگے کر دیتے اور سرین کے بائیں حصے پر بیٹھ جاتے۔'' اُن سب صحابہ نے کہا: ''آپ نے سچ فرمایا' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایسے ہی نماز پڑھا کرتے تھے۔'' (ابوداود، کتاب الصلاۃ، باب افتتاح الصلاۃ، حدیث: 730)

اس مفصل حدیث میں مرد و زن کے لئے ایک ہی طریقہ نماز اور ہیئت بیان ہوئی ہے۔ کہیں بھی خواتین کے لئے کسی رکن سے استثناء یا ہیئت مختلف بیان نہیں ہوئی اور نہ ہی صحابہ کرام کی جماعت نے ابوحمید رضی اللہ عنہ سے خواتین کے لئے الگ سے ہیئت بیان کرنے کے لئے کہا۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا:

((اِفْتَتَحَ التَّکْبِیْرَ فِی الصَّلَاۃِ فَرَفَعَ یَدَیْہِ حِیْنَ یُکَبِّرُ حَتّٰی یَجْعَلَھُمَا حَذْوَ

مَنْكِبَيْهِ وَإِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوعِ فَعَلَ مِثْلَهُ، وَإِذَا قَالَ: [سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ] فَعَلَ مِثْلَهُ وَقَالَ: [رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ] وَلَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ حِيْنَ يَسْجُدُ وَلَا حِيْنَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ.))

''رسول اللہ ﷺ نماز، تکبیر تحریمہ سے شروع کرتے اور تکبیر کہتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اُٹھا کر لے جاتے اور جب رکوع کے لئے تکبیر کہتے تب بھی اسی طرح کرتے اور جب [سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ] کہتے تب بھی اسی طرح کرتے اور [رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ] کہتے۔ سجدہ کرتے وقت یا سجدے سے سر اُٹھاتے وقت ایسا (رفع الیدین) نہیں کرتے تھے۔'' (صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب إلی أین یرفع یدیه؟ حدیث: 738)

ایک دوسری حدیث میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا:

((كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ، وَإِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوعِ))

''نماز شروع کرتے وقت اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں کاندھوں تک اٹھاتے اور اسی طرح جب رکوع کے لئے اللہ اکبر کہتے۔'' (صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب رفع الیدین فی التکبیرۃ الأولی ...، حدیث: 735)

ان دونوں احادیث میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے رفع الیدین کی ہیئت بیان فرمائی ہے لیکن خواتین کے لئے ہیئت کا الگ سے کہیں ذکر نہیں کیا۔ اگر خواتین

کے لئے ہیئت یا طریقہ رفع الیدین کوئی دوسرا ہوتا تو آپ ضرور اس کا ذکر فرماتے۔

نماز میں ہاتھ باندھنے کی ہیئت کے بارے میں وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

((فَنظَرْتُ إِلَيْهِ فَقَامَ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى حَاذَتَا بِأُذُنَيْهِ، ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى كَفِّهِ الْيُسْرٰى وَالرُّسْغِ وَالسَّاعِدِ.))

''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' آپ کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی اور اپنے ہاتھ بلند کیے یہاں تک کہ کانوں تک پہنچے' پھر آپ نے اپنا دایاں ہاتھ' بائیں ہاتھ کی ہتھیلی (کی پشت) اس کے جوڑ اور کلائی پر رکھا۔''

(سنن النسائی ، کتاب الافتتاح ، باب موضع الیمین من الشمال في الصلاة ، حدیث : 890)

سیدنا سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

((كَانَ النَّاسُ يُؤْمَرُوْنَ اَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى ذِرَاعِهِ الْيُسْرٰى فِي الصَّلَاةِ))

''لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے یہ حکم دیا جاتا تھا کہ وہ: نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ذراع (کلائی) پر رکھیں۔'' (صحیح البخاری ، کتاب الاذان ، باب وضع الیمنٰی علی الیسرٰی فی الصلاة ، حدیث 740)

گویا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر اس طرح رکھا جائے کہ دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی پشت' جوڑ اور کلائی پر آ جائے اور دونوں (ہاتھوں) کو سینے پر باندھا جائے تاکہ تمام روایات پر عمل ہو جائے۔

ھلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سینے پر ہاتھ رکھے ہوئے دیکھا۔''

(مسند احمد ، حدیث : 226/5)

سینے پر ہاتھ باندھنے کی صحیح احادیث ابن خزیمہ اور مسند احمد میں موجود ہیں لیکن دونوں راویوں نے مرد وزن کے ہاتھ باندھنے میں کوئی فرق بیان نہیں کیا۔

امام مالک رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ابن شہاب سے' انہوں نے سعید بن مسیب اور ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن کے واسطے سے' انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إذا أَمَّنَ الإمَامُ فَأَمِّنُوا، فَإِنهُ مَن وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِين الملَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)) قَالَ ابنُ شِهَاب وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((آمِينَ)).

''جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو، کیونکہ جس کی آمین ملائکہ کی آمین کے ساتھ ہو گئی، اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ ابن شہاب نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم 'آمین، کہتے تھے۔ (البخاری ، کتاب الاذان ، باب جهر الامام بالتأمين حديث : 780)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا قَالَ الإمَامُ ﴿غَيرِ الْمَغضُوبِ عَلَيهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ فَقُولُوا: آمِينَ، فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَولُهُ قَولَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ

ذَنْبِهِ))

''جب امام ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ﴾ کہے تو تم بھی آمین کہو کیونکہ جس نے فرشتوں کے ساتھ آمین کہی اس کے پچھلے تمام گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔'' (صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب جهر المأموم بالتامين، حديث: 782)

محمد بن عمرو عامری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں اصحاب رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک مجلس میں تھا' تو وہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا ذکر شروع ہوگیا۔ ابوحمید رضی اللہ عنہ نے کہا...

((فَإِذَا رَكَعَ أَمْكَنَ كَفَّيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ وَفَرَّجَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ، ثُمَّ هَصَرَ ظَهْرَهُ غَيْرَ مُقْنِعٍ رَأْسَهُ وَلَا صَافِحٍ بِخَدِّهِ. وَقَالَ: فَإِذَا قَعَدَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَعَدَ عَلَى بَطْنِ قَدَمِهِ الْيُسْرَى وَنَصَبَ الْيُمْنَى، فَإِذَا كَانَ فِي الرَّابِعَةِ أَفْضَى بِوَرِكِهِ الْيُسْرَى إِلَى الْأَرْضِ، وَأَخْرَجَ قَدَمَيْهِ مِنْ نَاحِيَةٍ وَاحِدَةٍ))

''جب نبی کریم ﷺ رکوع کرتے تو اپنی ہتھیلیوں سے اپنے گھٹنوں کو پکڑ لیتے اور اپنی انگلیوں کو کھول لیتے اور اپنی کمر کو دہرا کرتے۔ سر نہ تو اُٹھا ہوتا اور نہ اپنے رخسار کو اِدھر اُدھر موڑا ہوتا (بلکہ سیدھا قبلہ رخ ہوتا)... مزید کہا... اور جب دو رکعتوں کے بعد بیٹھتے تو اپنے بائیں پاؤں کے تلوے پر بیٹھتے اور دائیں کو کھڑا کر لیتے اور جب چوتھی رکعت میں بیٹھتے تو اپنی بائیں ران کو زمین پر رکھ دیتے اور اپنے بائیں پاؤں کو دوسری جانب نکال لیتے۔''

(ابو داود، کتاب الصلاۃ، باب افتتاح الصلاۃ، حدیث: 731)

اس حدیث مبارکہ میں رکوع، تشہد اور چار رکعتوں والی نماز میں آخری تشہد کی ہیئت بیان ہوئی ہے۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ ''جملہ [ولا صافح بخدہ] رخسار کو اِدھر اُدھر نہ موڑا ہوتا۔'' ضعیف ہے۔

ابوداؤد میں ہی رکوع کی ہیئت مزید وضاحت کے ساتھ یوں بیان ہوئی ہے' ابوحمید رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

((ثُمَّ رَكَعَ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ كأَنَّهُ قَابِضٌ عَلَيْهِمَا، وَوَتَّرَ يَدَيْهِ فَتَجَافَى عَنْ جَنْبَيْهِ))

''پھر رکوع کیا اور اپنے ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھا گویا انہیں پکڑے ہوئے ہوں اور اپنے ہاتھوں کو تانت بنایا (جو کمان پر ہوتا ہے) اور اپنے ہاتھوں کو اپنے پہلوؤں سے دور رکھا...۔'' (ابوداود، کتاب الصلاۃ، باب افتتاح الصلاۃ، حدیث 734)

رکوع کے بعد قومے کی ہیئت ابوالولید رحمہ اللہ سے روایت کردہ حدیث میں ملاحظہ فرمائیں۔ انہوں نے کہا ہم سے شعبہ نے ثابت بنانی سے بیان کیا' انہوں نے کہا کہ:

((كَانَ أَنَسٌ يَنْعَتُ لَنَا صَلَاةَ النَّبِي صلى الله عَلَيْهِ وَسَلَمَ فَكَانَ يُصَلِّي فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَامَ حَتَّى نَقُولَ قَدْ نَسِيَ))

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ ہمیں نبی کریم ﷺ کی نماز کا طریقہ بتلاتے تھے' آپ نماز

پڑھتے اور جب اپنا سر رکوع سے اُٹھاتے تو اتنی دیر تک کھڑے رہتے کہ ہم سوچنے لگتے کہ آپ بھول گئے ہیں۔'' (صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب الاطمأنینة حین یرفع رأسه من الرکوع ، حدیث : 800)

براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

((کَانَ رُکُوعُ النَّبِیِّ ﷺ وَسُجُودُهُ وَإِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّکُوعِ وَبَیْنَ السَّجْدَتَیْنِ قَرِیبًا مِنَ السَّوَاءِ.))

''نبی کریم ﷺ کا رکوع، سجدہ، رکوع سے سر اُٹھانے کے بعد (یعنی قومہ) اور دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے (کا وقت) تقریباً برابر برابر ہوتا تھا۔'' (صحیح البخاری، کتاب الاذان ، باب الاطمأنینة حین یرفع رأسه من الرکوع ، حدیث : 801)

عبدربہ بن زیتون رحمہ اللہ کہتے ہیں:

((رَأَیْتُ أُمَّ الدَّرْدَاءِ تَرْفَعُ کَفَّیْهَا حَذْوَ مَنْکِبَیْهَا حِیْنَ تَفْتَتِحُ الصَّلَاةَ فَإِذَا قَالَ الْإِمَامُ، [سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ] رَفَعَ یَدَیْهَا، قَالَتْ [اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ].))

''میں نے اُم درداء رضی اللہ عنہا کو دیکھا کہ جب وہ نماز شروع کرتیں تو اپنی ہتھیلیاں، اپنے کندھوں تک اُٹھاتیں اور جب امام رکوع سے اُٹھتے ہوئے [سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ] کہتا تو اپنے ہاتھ (کندھوں تک) اٹھاتیں۔ (یعنی رفع الیدین کرتیں) اور کہتیں [اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ

الْحَمْدُ]. ‘‘(تهذيب الكمال، جلد: 12 صفحه 60)

قومے کے بعد سجدہ میں جانے کی ہیئت کے بارے میں ابوہریرہ ﷛ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَبْرُكْ كَمَا يَبْرُكُ الْبَعِيْرُ وَلْيَضَعْ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ))

’’جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو ایسے نہ بیٹھے (سجدہ کرے) جیسے اونٹ بیٹھتا ہے (اُسے) چاہئے کہ اپنے ہاتھ گھٹنوں سے پہلے رکھے۔‘‘ (ابوداود، کتاب الصلاۃ، باب: کیف یضع رکبتیه قبل یدیه، حدیث: 840)

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ: عَلَى الْجَبْهَةِ۔ وَأَشَارَ بِيَدِهِ عَلَى أَنْفِهِ۔ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَأَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ. وَلَا نَكْفِتَ الثِّيَابَ وَالشَّعَرَ.))

’’مجھے سات اعضاء پر سجدہ کرنے کا حکم ہوا ہے۔ پیشانی پر اور اپنے ہاتھ سے ناک کی طرف اشارہ کیا اور دونوں ہاتھ اور دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں کی انگلیوں پر۔ اس طرح کہ ہم نہ کپڑے سمیٹیں نہ بال۔‘‘ (صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب السجود علی الأنف، حدیث: 812)

سیدنا انس بن مالک ﷛ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِعْتَدِلُوْا فِی السُّجُوْدِ وَلَا يَبْسُطْ اَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ اِنْبِسَاطَ

الْكَلْبِ))

''سجدہ میں اعتدال کو ملحوظ خاطر رکھو اور تم میں سے کوئی اپنے بازو اس طرح نہ بچھائے جیسے کتا بچھاتا ہے۔''(صحیح البخاری ، کتاب الاذان ، باب لا یفترش ذراعیه في السجود ، حدیث : 822)

اس حدیث میں نبی ﷺ نے مسلمانوں کو مخاطب کر کے سجدے کی حالت میں اپنے بازوؤں کو زمین پر بچھانے سے نہ صرف منع فرمایا بلکہ اس طرح کرنے کو 'کتے کے بیٹھنے' کے ساتھ تشبیہ دی۔ اس تشبیہ میں مذمت کا اظہار نہایت زیادہ اور سخت الفاظ میں پایا جاتا ہے۔ اس طرح زمین پر بازو بچھانا سستی اور کاہلی کی بھی نشانی ہے۔ اس لئے سجدہ کی ہیئت کا پورا لحاظ رکھنا چاہئے۔ امام قسطلانی نے کہا کہ اگر کوئی ایسا کرے تو نماز مکروہ تنزیہی ہوگی۔ یاد رہے کہ آپ کے اس خطاب میں بھی مرد وزن دونوں شامل ہیں اور اُن کے سجدہ کی ہیئت کا کوئی فرق بیان نہیں فرمایا گیا۔

علاوہ ازیں صحیح بخاری میں اُم درداء کا یہ عمل بھی موجود ہے کہ وہ نماز میں مردوں ہی کی طرح بیٹھتی تھیں۔

((وَكَانَتْ أُمُّ الدَّرْدَاءِ تَجْلِسُ فِيْ صَلَاتِهَا جِلْسَةَ الرَّجُلِ.))

''اُم درداء (رضی اللہ عنہا) اپنی نماز میں اس طرح بیٹھتی تھیں جیسے مرد بیٹھتے ہیں۔''(صحیح البخاری ، کتاب الاذان ، باب سنة الجلوس فی التشهد، حدیث : 827 ترجمة الباب)

گویا تشہد میں عورت اور مرد دونوں میں سے کوئی بھی چار زانوں نہیں بیٹھے گا بلکہ

دونوں ہی سنت کے مطابق بیٹھیں گے اور سنت کے مطابق بیٹھنا کس طرح ہے؟ وہ امام بخاری رحمہ اللہ نے ترجمۃ الباب میں بیان کر دیا ہے۔ اور وہ یوں ہے کہ پہلے تشہد میں دوسرے سجدے کے بعد بیٹھ کر دائیں پاؤں کو کھڑا رکھنا ہے اور بائیں پاؤں کو اندر کی طرف موڑنا ہے۔ آخری تشہد میں بایاں پاؤں (دائیں پنڈلی کے نیچے سے باہر) نکالیں اور اپنی بائیں جانب کے کولہے پر بیٹھ جائیں۔ اس ہیئت کو حدیث میں تورک سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اس ہیئت کو ترجمۃ الباب میں لانے کا مقصد یہ واضح کرنا ہے کہ اس مسئلے میں مرد و زن کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے۔

مندرجہ بالا تمام احادیث کا خلاصہ یہ ہے کہ نماز کی کیفیت و ادائیگی میں مرد و زن کی نماز میں کوئی فرق کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں بلکہ نبی کریم ﷺ نے جو عام حکم دیا ہے کہ: ''جس طرح مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھو' اس طرح تم نماز پڑھو۔'' پر عمل ہونا چاہئے۔ بعض علماء کی طرف سے جو فرق بیان کیا جاتا ہے وہ ضعیف روایات و آثار پر مبنی ہوسکتا ہے' جو قابل اعتبار نہیں۔

امام شوکانی رحمہ اللہ رفع الیدین کی ہیئت کے بارے میں فرماتے ہیں:

((وَاعْلَمْ اَنَّ هٰذِهِ السَّنَّةَ نَشْتَرِكُ فِيْهَا الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ وَلَمْ رَدَّ مَا يَدُلُّ عَلَى الْفَرْقِ بَيْنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْاَةِ فِى مِقْدَارِ الرَّافِعِ وَرَوَى عَنِ الْحَنِيْفَةِ اَنَّ الرَّجُلَ يَرْفَعُ اِلَى الْاُذُنَيْنِ وَالْمَرْاَةُ اِلَى الْمَنْكِبَيْنِ لِاَنَّهُ اَسْتَرلَهَا وَلَا دَلِيْلُ عَلَى ذٰلِكَ كَمَا عَرَفْتَ.))

''یہ رفع الیدین ایسی سنت ہے جو مرد و زن دونوں کے درمیان مشترک ہے (یعنی دونوں کے لئے یکساں ہے) اس سلسلے میں دونوں کے درمیان فرق

کرنے کا کوئی حکم نہیں ہے۔ مردوں کے لئے کانوں تک ہاتھ اُٹھانے اور عورتوں کے لئے کندھوں تک ہاتھ اُٹھانے کی کوئی صراحت منقول نہیں ہے۔ جیسا کہ حنفی مذہب میں کیا جاتا ہے۔ اس مسلک کی کوئی دلیل نہیں ہے۔" (نیل الاوطار، ج 2 صفحہ: 198)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فتح الباری میں لکھتے ہیں:

((لَمْ یَرِدْ مَا یَدُلُّ عَلَی التَّفْرِقَةِ فِی الرَّفْعِ بَیْنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ، وَعَنِ الْحَنَفِیَّةِ یَرْفَعُ الرَّجُلُ إِلَی الْأُذُنَیْنِ وَالْمَرْأَةُ إِلَی الْمَنْكِبَیْنِ لِأَنَّهُ أَسْتَرُ لَهَا.))

"مرد ہاتھ کانوں تک اُٹھائے اور عورت کندھوں تک، اس لئے کہ اس میں عورت کے لئے زیادہ ستر پردہ ہے۔ مرد عورت کے درمیان فرق کرنے کا یہ حکم کسی حدیث میں وارد نہیں ہے۔" (فتح الباری، باب الاذان: 287/2)

مشاہدے میں آیا ہے کہ مرد و زن کی ادائیگی نماز میں یہ فرق صرف برصغیر پاک و ہند میں کرلیا گیا ہے۔ تکبیر تحریمہ کہتے ہوئے مرد کانوں تک ہاتھ اُٹھا رہے ہیں تو خواتین کندھوں تک، خواتین سینے پر ہاتھ باندھ رہی ہیں تو مرد زیر ناف۔ مرد رکوع میں ایک ہیئت اختیار کر رہے ہیں تو خواتین کو دوسری ہیئت اختیار کرنے کا مکلف ٹھہرایا جا رہا ہے، خواتین کو حکم دیا جاتا ہے کہ وہ اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کو کشادہ نہ کریں، نہ اپنے گھٹنے پکڑیں، محض اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھیں اور گھٹنوں کو خم دیں اور بازوؤں کو اپنے ساتھ ملا کر رکھیں۔ اسی طرح سجدہ میں خواتین کو حکم دیا جاتا ہے کہ وہ اپنا پیٹ رانوں سے چپکا کر رکھیں اور مردوں کو اپنی رانیں پیٹ سے دور

رکھنے کے لئے کہا جاتا ہے۔ جب کہ اس سلسلے میں کوئی حدیث بیان نہیں کی جاتی۔

ایمان' اعتقاد' عبادات اور اخلاقیات کی تمام تر تعلیمات میں مرد وزن' یکساں طور پر مکلّف اور مخاطب ہیں۔ الا یہ کہ شریعت ان میں سے کسی حکم کے ذریعے کسی ایک کو مستثنیٰ کر دے۔ جب تک کوئی استثنائی حکم کسی صحیح دلیل (قرآن وسنت) سے ثابت نہیں ہو گا' مرد وزن دونوں اصناف کے لئے ایک ہی حکم ہو گا۔ جیسے ﴿اقیموا الصلاۃ و آتوا الزکوۃ﴾ کے حکم میں مرد وزن دونوں شامل ہیں۔

نماز ایک عبادت ہے' اس کا حکم بھی مرد وزن' دونوں کے لئے یکساں ہے' دونوں اس کو ادا کرنے کے پابند ہیں۔ یہ دونوں نماز کس طرح ادا کریں گے؟ بالکل اسی طرح' جس طرح رسول اللہ ﷺ نے اس کو ادا کیا ہے یا ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔ اس کی ادائیگی کے طریقے میں دونوں کے درمیان کوئی فرق کرنا جائز نہیں ہے۔

رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر کون جانتا ہے کہ عورت کی جسمانی ساخت اور ستر پوشی کے لئے کون سی ہیئت زیادہ موزوں ہے اور کون سی نہیں۔ دین اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ اس لئے شریعت سازی کا حق بھی صرف انہیں کو حاصل ہے اور انصاف کا تقاضا بھی یہی ہے کہ جب ہم کلمہ شہادت میں کسی تیسرے کو شریک نہیں کرتے تو پھر شریعت سازی میں بھی کسی کو شامل نہ کریں۔ اس لئے خواتین کو چاہیئے کہ وہ احادیث مبارکہ کا مطالعہ کریں اور سنت نبوی کے مطابق اس اہم فریضہ کو سرانجام دیں۔ تمام تر اہتمام کے باوجود صرف طریقہ ادائیگی درست نہ ہونے کی بنا پر ثواب سے محروم یا کم ثواب کے حقدار ٹھہرنا

خسارے کی بات ہوگی۔

مردوزن کی نماز کی ادائیگی کی ہیئت کے بارے میں بعض معروف ائمہ اکرام کی رائے بھی ملاحظہ فرمائیں۔

☆ تکبیر کے لئے ہاتھ اٹھانے میں مرد اور عورت کے درمیان کوئی فرق نہیں۔''

(ابن حجر/فتح الباری 222/2)

☆ عورت بھی مرد کی طرح سینے پر ہاتھ رکھے گی۔ (نووی/شرح مسلم)

☆ اُم درداء رضی اللہ عنہا سے صحیح سند کے ساتھ روایت ہے کہ:

((إِنَّهَا كَانَتْ تَجْلِسُ فِيْ صَلَاتِهَا جِلْسَةَ الرَّجُلِ وَكَانَتْ فَقِيْهَةً))

''وہ نماز میں مردوں کی طرح بیٹھتی تھیں اور وہ فقیہہ خاتون تھیں۔''

(التاریخ الصغیر للبخاری :90)

☆ ''عورت نماز میں مرد کی طرح ہی بیٹھے گی۔'' (ابراھیم نخعی /ابن ابی شیبہ:270/1)

☆ مرد اور عورت کی نماز میں کوئی فرق نہیں۔ (ابن حزم /المحلی، 37/3)

☆ مرد اور عورت کی نماز میں کوئی فرق نہیں۔ (شمس الحق عظیم آبادی / عون المعبود:263/1)

☆ مردوں اور عورتوں کی نماز کی (تمام کیفیات میں) کوئی فرق نہیں۔ (صفۃ صلاۃ النبی صفحہ :189)

نماز کی شرائط:

اسلام ہر صنف کے مخصوص احوال کی بنا پر عبادات کی شرائط (اگر کوئی ہوں تو) کا ذکر کھلے لفظوں میں بیان کرتا ہے۔اسی لئے مرد وزن کی نماز میں بعض شرائط بھی مختلف بیان ہوئی ہیں' جو درج ذیل ہیں۔

☆ حالتِ نماز میں خواتین کے لئے سر کے بالوں کو ڈھانپنا ضروری ہے۔عورت مکمل پردے میں نماز پڑھے گی تاہم نماز کی حالت میں اس کے لئے ہاتھ پاؤں اور چہرے کو چھپانا ضروری نہیں۔ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

((لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلَاةَ حَائِضٍ إِلَّا بِخِمَارٍ))

''اللہ تعالیٰ بالغ عورت کی نماز اوڑھنی کے بغیر قبول نہیں کرتا۔''(ابو داود: كتاب الصلاة ، باب المرأة تصلي بغير خمار، حديث :641)

☆ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((التَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيْقُ لِلنِّسَآءِ))

''(نماز میں کوئی ضرورت پیش آنے پر) مردوں کے لئے [سبحان اللہ] کہنا اور عورتوں کے لئے تالی بجانا ہے۔''(صحیح البخاری ، كتاب العمل في الصلاة، باب التصفيق للنساء ، حديث : 1203، 1204 و صحيح مسلم، كتاب الصلاة ، باب تسبيح الرجل و تصفيق المرأة ... حديث : 422)

☆ باجماعت نماز پڑھنے کی صورت میں خواتین کی صفیں مردوں سے آگے نہیں بلکہ پیچھے ہوں گی۔

☆ عورت مردوں کی امامت نہیں کرا سکتی۔

☆ اگر کوئی خاتون (نماز میں) خواتین کی امامت کراتی ہے تو وہ پہلی صف میں خواتین کے درمیان کھڑی ہوگی۔(سنن دار قطنی :404/1)

☆ عورت کے لئے استثناء ہے کہ وہ حیض ونفاس کی حالت میں نماز ادا نہ کرے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ تمام مسلمان خواتین کو سنت کے مطابق نماز قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

☆☆☆☆☆

ستر وحجاب کا اسلامی ضابطہ

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا
مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ۭ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ۭ
اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ۝۳۰ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ
يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا
يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ
بِخُمُرِهِنَّ عَلٰي جُيُوْبِهِنَّ ۠ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ
اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَاۗىِٕهِنَّ اَوْ اٰبَاۗءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ
اَبْنَاۗىِٕهِنَّ اَوْ اَبْنَاۗءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ
اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَاۗىِٕهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ
اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ
اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰي عَوْرٰتِ النِّسَاۗءِ ۠ وَلَا
يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ ۭ
وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ
تُفْلِحُوْنَ ۝۳۱

(النور: 30، 31)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خواتین کے لئے نماز باجماعت کے لئے مسجد میں آنے کا حکم

((الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی النبی الکریم وعلی آلہ واصحابہ اجمعین ومن تبعھم باحسان الی یوم الدین۔))

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فِيْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ ۙ يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ۝ رِجَالٌ ۙ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ﴾

''ان گھروں (مساجد) میں جن کے ادب واحترام کا' اور اللہ تعالیٰ کا نام وہاں لئے جانے کا حکم ہے' وہاں صبح وشام اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتے ہیں۔ ایسے لوگ جنہیں تجارت اور خرید وفروخت' اللہ کے ذکر سے اور نماز قائم کرنے اور زکوۃ ادا کرنے سے غافل نہیں کرتی۔'' (النور:36)

﴿وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ﴾

''اور اُس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو اللہ کی مسجدوں میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کئے جانے سے روکے۔'' (البقرۃ:114)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَحبُّ الْبِلَادِ إِلَى اللّٰهِ تعالىٰ مَسَاجِدُهَا وَ ابغَضُ الْبِلَادِ إِلَى اللّٰه اَسْوَاقُهَا))

''اللہ تعالیٰ کو شہروں کے سب سے محبوب مقام مساجد ہیں اور سب سے مبغوض مقام بازار ہیں۔'' (صحيح مسلم ، كتاب المساجد ، باب فضل الجلوس في الصلاة ... ، حديث 671)

اللہ تعالیٰ کو مساجد اس لئے محبوب ہیں کہ وہاں اُس کی عبادت کی جاتی ہے' ذکر کیا جاتا ہے۔ یعنی مساجد بنانے کی غرض و غایت ہی اُن میں اللہ کا ذکر کرنا اور نماز قائم کرنا ہوتا ہے۔ مسجد میں آنے والا اللہ تعالیٰ کا مہمان ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُس کی ضیافت اور مہمانی جنت میں تیار کرتا رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اُس شخص کو ظالم قرار دیا جو کسی کو مسجد میں آنے سے روکے' اسی سے استدلال کرتے ہوئے عورتوں کو بھی مسجد میں جانے سے نہیں روکا جا سکتا۔ اس کے مقابلے میں بازار میں کاروبار کرتے ہوئے جھوٹ' فریب' دھوکہ دہی' مردوزن کا اختلاط اور بعض اوقات ایسی بے ہودہ باتیں نظر آتی ہیں' جو اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہیں۔ اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بازار کو مبغوض مقام قرار دیا۔

خواتین کے مساجد میں آنے کے دو اغراض ہوتے ہیں:

1. نماز باجماعت میں شریک ہونا۔

2. مسجد میں آکر اللہ تعالیٰ کی تسبیح وتہلیل اور حمد وثنا بیان کرنا۔

خواتین کو مسجد میں آنے کی اجازت ہے:

اگر کوئی خطرہ یا شرعی عذر نہ ہو تو خواتین مسجد میں باجماعت نماز ادا کرنے کے

لئے جاسکتی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے خواتین کو مسجد میں آنے کی اجازت دی ہے اور مردوں کو حکم دیا ہے کہ وہ اپنی بیویوں کو مسجد جانے کی اجازت دیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((اِذَا اسْتَأْذَنَتِ امْرَأَةُ اَحَدِكُمْ فَلَا يَمْنَعْهَا))

''اگر تم میں سے کسی کی بیوی اس سے (مسجد) جانے کی اجازت طلب کرے تو وہ اُسے مت روکے۔'' (صحیح البخاری کتاب الاذان، باب استئذان المرأة زوجها بالخروج إلى المسجد، حدیث :873)

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا اسْتَأْذَنَكُمْ نِسَاءُ كُمْ بِاللَّيْلِ إِلَى الْمَسْجِدِ فَأْذَنُوا لَهُنَّ))

''اگر تمہاری بیویاں تم سے رات کے وقت مسجد میں جانے کی اجازت طلب کریں تو تم لوگ انہیں اس کی اجازت دے دیا کرو۔'' (صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب خروج النساء إلى المساجد، حدیث :865)

مسجد میں باجماعت نماز پڑھنے کے آداب:

خواتین سادہ انداز میں مسجد آئیں اور مسجد میں آنے سے قبل خوشبو استعمال نہ کریں۔ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں عورتوں کا نماز باجماعت پڑھنے کا طریقہ کیا تھا' بخاری شریف کی اس حدیث میں ملاحظہ فرمائیں۔

ابن شہاب زہری نے ہند بنت حارث سے حدیث بیان کی کہ اُم المومنین اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب (نماز سے) سلام پھیرتے تو نماز

کے ختم ہوتے ہی خواتین (باہر آنے کے لئے) اُٹھ کھڑی ہوتیں اور نبی کریم ﷺ اُٹھنے سے پہلے تھوڑی دیر ٹھہرے رہتے تھے۔ ابن شہاب رحمہ اللہ نے کہا' میں سمجھتا ہوں اور پورا علم تو اللہ ہی کو ہے' آپ اس لئے ٹھہر جاتے تھے کہ خواتین چلی جائیں اور مرد نماز سے فارغ ہو کر اُنہیں نہ پائیں۔'' (صحیح البخاری، کتاب الأذان، باب التسلیم :837)

ابوسعید بن ابی مریم نے کہا کہ ہمیں نافع بن یزید نے خبر دی' انہوں نے کہا کہ مجھ سے جعفر بن ربیعہ نے بیان کیا کہ ابن شہاب زہری نے انہیں لکھ بھیجا کہ مجھ سے ہند بنت حارث فراسیہ نے بیان کیا اور اُن سے نبی کریم ﷺ کی پاک بیوی اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے (ہند اُن کی صحبت میں رہتی تھیں) انہوں سے فرمایا: جب نبی کریم ﷺ سلام پھیرتے تو خواتین لوٹ کر جانے لگتیں اور نبی کریم ﷺ کے اُٹھنے سے پہلے پہلے اپنے گھروں میں داخل ہو چکی ہوتیں۔ (صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب سکت الامام فی مصلاۃ بعد السلام ، حدیث :850)

اُم المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز پڑھ لیتے' پھر خواتین چادریں لپیٹ کر (اپنے گھروں کو) واپس ہو جاتی تھیں۔ اندھیرے سے اُن کی پہچان نہ ہو سکتی۔'' (صحیح البخاری، کتاب الاذان ، باب انتظار الناس قیام الامام العالم :867)

اُم المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

((أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّى الصُّبْحَ بِغَلَسٍ فَيَنْصَرِفْنَ نِسَاءُ الْمُؤْمِنِينَ لَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ، أَوْلَا يَعْرِفُ بَعْضُهُنَّ

بَعْضًا))

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز منہ اندھیرے پڑھتے تھے۔ مسلمانوں کی خواتین جب (نماز پڑھ کر) واپس ہوتیں تو اندھیرے کی وجہ سے ان کی پہچان نہ ہوتی یا وہ ایک دوسری کو نہ پہچان سکتیں۔'' (صحیح البخاری:872)

ہند بنت حارث سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں خواتین فرض نماز کے سلام پھیرنے کے فوراً بعد (باہر آنے کے لئے) اُٹھ کھڑی ہوتیں۔ رسول اللہ ﷺ اور مرد نماز کے بعد اپنی جگہ بیٹھے رہتے۔ جب تک اللہ کو منظور ہوتا۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ اٹھتے تو دوسرے مرد بھی اُٹھ کھڑے ہوتے۔

اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

((كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَمَ إِذَا سَلَّمَ قَامَ النِّسَاءُ حِيْنَ يَقْضِي تَسْلِيْمَهُ وَيَمْكُثُ هُوَ فِيْ مَقَامِهِ يَسِيْرًا قَبْلَ أَنْ يَقُوْمَ ، قَالَ : نَرَى ـ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ ـ أَنَّ ذَلِكَ كَانَ لِكَيْ يَنْصَرِفَ النِّسَاءُ قَبْلَ أَنْ يُدْرِكَهُنَّ الرِّجَالِ.))

''نبی ﷺ جب سلام پھیرتے تھے تو خواتین (جانے کے لئے) کھڑی ہو جاتی تھیں، جب کہ آپ اُٹھنے سے پہلے کچھ دیر اپنی جگہ پر بیٹھے رہتے تھے۔ زہری نے کہا: ہم یہ سمجھتے ہیں، آگے اللہ بہتر جانتا ہے کہ یہ اس لئے تھا کہ خواتین مردوں سے پہلے واپس چلی جائیں۔'' (صحیح البخاری ، کتاب الاذان ، باب صلاۃ النساء خلف الرجال ، حدیث :870)

جداگانہ علمی مجالس:

علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد عورت پر فرض ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین کے لئے ایک دن مقرر کر رکھا تھا تا کہ وہ اپنے دینی امور سے آگاہی حاصل کر سکیں۔

''ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عورتوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ (آپ سے فائدہ اُٹھانے میں) مرد ہم سے آگے بڑھ گئے ہیں، اس لئے آپ اپنی طرف سے ہمارے (وعظ کے) لئے بھی کوئی دن خاص فرما دیں۔ تو آپ نے اُن سے ایک دن کا وعدہ فرمالیا۔ اس دن خواتین سے آپ نے ملاقات کی اور انہیں وعظ فرمایا اور مناسب احکام سنائے۔'' (صحیح البخاری، کتاب العلم، باب یجعل للنساء یوم علی حدۃ فی العلم؟، حدیث: 101)

ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید کے موقع پر مردوں کی صفوں میں سے نکلے اور آپ کے ساتھ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ کو خیال ہوا کہ خواتین کو (خطبہ اچھی طرح) نہیں سنائی دیا۔ تو آپ نے انہیں علیٰحدہ نصیحت فرمائی اور صدقے کا حکم دیا (یہ وعظ سن کر) کوئی عورت بالی (اور کوئی عورت) انگوٹھی ڈالنے لگی اور سیدنا بلال رضی اللہ عنہ اپنے کپڑے کے دامن میں (یہ چیزیں) لینے لگے۔ (صحیح البخاری، کتاب العلم، باب، عطیۃ الامام النساء و تعلیمھن، حدیث: 98)

صحیح البخاری کی کتاب الصلاۃ اور کتاب العیدین میں ہے:

اُم عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ کی طرف سے حکم دیا گیا کہ ہم عیدین کے دن حیض والی اور کنواری لڑکیوں کو عیدگاہ لے جائیں۔ وہ مسلمانوں کے اجتماع اور اُن کی دُعا میں شامل ہوں۔ البتہ حیض والی عورتیں نماز ادا کرنے کی جگہ سے دُور رہیں۔ ایک عورت نے دریافت کیا۔ اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم میں سے بعض کے پاس چادر نہیں ہوتی؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ''اس کی سہیلی اس کو اپنی چادر عاریتاً عطا کردے۔'' (صحیح البخاری، کتاب الصلاۃ حدیث: 351 اور کتاب العیدین حدیث: 971 اور 974)

اس حدیث میں حکمت یہ معلوم ہوتی ہے کہ چونکہ عیدین میں خطبہ ہوتا ہے' جس میں اسلامی تعلیمات کا تذکرہ کیا جاتا ہے' اس لئے اُن میں خواتین کو شرکت کی تاکید کی گئی ہے۔ علاوہ ازیں آپ نے خواتین کو مردوں سے پیچھے رہتے ہوئے مسجد میں حصول تعلیم کے لئے حاضر ہونے کی اجازت بھی دے رکھی تھی۔ موجودہ دور میں بھی علماء کو چاہئے کہ وہ پردہ کے پیچھے رہتے ہوئے خواتین کی تعلیم و تربیت کا اہتمام کریں۔

خواتین کا صلاۃ تراویح کے لئے مسجد میں آنا اور اعتکاف کرنا:

رسول اللہ ﷺ نے پورے رمضان میں صرف تین راتیں باجماعت نماز تراویح پڑھائی اور پھر اس خیال سے کہ کہیں یہ نماز باجماعت ادا کرنے سے فرض نہ ہو جائے اور ترک کرنے پر اُمت گناہ گار ہوگی' آپ نے اُسے جماعت سے پڑھنا ترک کر دیا اور لوگوں کو گھروں میں پڑھ لینے کا حکم دیا۔ چنانچہ لوگ گھروں میں نماز تراویح پڑھتے رہے' یہاں تک کہ آپ وفات پا گئے۔ پھر ابو بکر صدیق رضی اللہ

عنہ کے دور میں بھی یہی طریقہ جاری رہا۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ کے ابتدائی دور میں بھی اسی پر عمل رہا۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے تراویح کی نماز جماعت سے پڑھنے کا طریقہ مقرر فرمایا۔(ابو داود: 1371)

اُم المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

((صَلَّى ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَصَلَّى بِصَلَاتِهِ نَاسٌ، ثُمَّ صَلَّى مِنَ الْقَابِلَةِ فَكَثُرَ النَّاسُ، ثُمَّ اجْتَمَعُوا مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم، فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ: ((قَدْ رَأَيْتُ الَّذِي صَنَعْتُمْ، وَلَمْ يَمْنَعْنِي مِنَ الْخُرُوجِ إِلَيْكُمْ إِلَّا أَنِّي خَشِيتُ أَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ، وَذَلِكَ فِي رَمَضَانَ))

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات مسجد میں نماز پڑھی، صحابہ نے بھی آپ کے ساتھ یہ نماز پڑھی، دوسری رات بھی آپ نے یہ نماز پڑھی تو نمازیوں کی تعداد بہت بڑھ گئی، تیسری یا چوتھی رات تو پورا اجتماع ہی ہو گیا تھا لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس رات نماز پڑھانے تشریف نہیں لائے۔ صبح کے وقت آپ نے فرمایا کہ تم لوگ جتنی بڑی تعداد میں جمع ہو گئے تھے میں نے اسے دیکھا لیکن مجھے باہر آنے سے یہ خیال مانع رہا کہ کہیں تم پر یہ نماز فرض نہ ہو جائے۔ یہ واقعہ رمضان کا ہے۔“(صحیح البخاری، کتاب التهجد، باب تحریض النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی قیام اللیل :1129)

رمضان میں جس نماز تراویح کا ذکر ہوا ہے اس میں خواتین بھی شرکت کیا کرتی تھیں۔ ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

((صُمْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلم فَلَمْ يُصَلِّ بِنَاحَتَّى بَقِيَ سَبْعٌ مِنَ الشَّهْرِ فَقَامَ بِنَا حَتَّى ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا فِيّ السَّادِسَةِ وَقَامَ بِنَا فِي الخَامِسَةِ حَتَّى ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ، فَقُلْنَا [لَهُ]: يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوْ نَفَّلْتَنَا بقِيَّةَ لَيْلَتِنا هذِهِ؟ فَقَالَ: ((إِنَّهُ مَنْ قَامَ، مَعَ الإِمَامِ حَتَّى يَنْصَرِفَ كُتِبَ لَهُ قِيَامُ لَيْلَةٍ)) ثُمَّ لَمْ يُصَلِّ بِنَا حَتَّى بَقِيَ ثَلَاثٌ مِنَ الشَّهْرِ وَصَلَّى بِنَا فِي الثَّالِثَةِ وَدَعَا أَهْلَهُ وَنِسَاءَهُ فَقَامَ بِنَا حَتَّى تَخَوَّفْنَا الفَلَاحَ، قُلْتُ لَهُ : وَمَا الفَلَاحُ؟ قَالَ ((السُّحُورُ.))

''ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روزہ رکھا' سو آپ نے عشاء کی نماز پڑھی یہاں تک کہ مہینے میں سات راتیں باقی رہ گئیں یعنی تیئسویں شب' تو آپ ہم کو لے کر کھڑے ہوئے یعنی نماز تراویح کے لئے' یہاں تک کہ تہائی رات گزر گئی پھر قیام نہ کیا' جب چھ راتیں باقی رہیں یعنی چوبیسویں شب کو' پھر کھڑے ہوئے ہم کو لے کر نماز میں' پچیسویں شب کو یہاں تک کہ آدھی رات گزر گئی اور ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! آرزو ہے کہ آپ ہمارے ساتھ اور نفل پڑھتے باقی رات میں' آپ نے فرمایا: جو نماز پڑھے امام کے ساتھ یہاں تک کہ امام فارغ ہو تو لکھا جاتا ہے اس کے لئے ساری رات نماز پڑھنے کا ثواب' پھر نماز نہ پڑھی یہاں تک کہ باقی رہیں تین راتیں مہینے سے' پھر ہمارے ساتھ نماز پڑھی ستائیسویں کو اور بلایا اپنے گھر والوں اور عورتوں کو اور ہمیں لے کر نماز میں کھڑے رہے' یہاں تک کہ ہمیں خوف ہوا

فلاح فوت ہونے کا' اور کہا راوی نے' پوچھا میں نے ابوذر (رضی اللہ عنہ) سے فلاح کیا ہے' انہوں نے کہا' سحر کا کھانا یعنی خوف ہوا کہ سحر کا وقت نہ جاتا رہے۔'' (جامع ترمذی:806)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک میں جو تین رات نماز پڑھائی تھی' وہ گیارہ رکعات ہی تھیں' جن میں تین وتر بھی شامل تھے۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں:

((صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْ رَمَضَانَ ثَمَانَ رَكْعَاتٍ ثُمَّ اَوْتَرَ.))

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں رمضان میں آٹھ رکعات (تراویح) پڑھائیں پھر وتر پڑھے۔'' (ابن خزیمہ،138:2)

اُم المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:

نبی ﷺ رمضان کے آخری عشرے کا اعتکاف کرتے حتیٰ کہ آپ وفات پا گئے۔ پھر آپ کی ازواج مطہرات بھی اعتکاف کرتیں۔ جیسا کہ صحیح بخاری میں روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی مسجد میں اعتکاف کرتے تھے اور اپنی بیویوں کو بھی مسجد میں اعتکاف کی اجازت دی تو دور نبوی میں خواتین مسجد نبوی میں اعتکاف کرتی تھیں۔ اُم المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

((أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰی تَوَفَّاهُ اللّٰهُ: ثُمَّ اعْتَكَفَ أَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ.))

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی وفات تک برابر رمضان کے آخری عشرے

ٹیں اعتکاف کرتے رہے اور آپ کے بعد آپ کی ازواج مطہرات اعتکاف کرتی رہیں۔" (صحیح بخاری : کتاب فضل الیلة القدر ، باب الاعتکاف فی العشر الأواخر، حدیث : 2026)

امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد خلافت ٹیں سلیمان بن ابی حمہ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تھا کہ وہ رمضان المبارک میں مسجد کے ایک کونے ٹیں عورتوں کو تراویح کی نماز پڑھائیں۔ (المحلی:193/3 بحوالہ فقہ عمر ص:275 عنوان حجاب)

یوں یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچتی ہے کہ عورتوں کو مساجد میں نماز کے لئے آنا چاہیئے اور اس مسئلہ پر سلف صالحین کا عمل بھی رہا ہے۔ خصوصاً رمضان المبارک میں نماز تراویح کے لئے تا کہ خواتین عبادت اور دینی مسائل سے آگاہی حاصل کرنے میں مشغول رہیں اور دنیاوی خرافات سے محفوظ رہیں تاہم وہ ہر نماز کے لئے مسجد میں آنے کی مکلّف نہیں ہیں۔ اُمہات المؤمنین کے طرز عمل سے ثابت ہوتا ہے کہ خواتین کو بھی اعتکاف مسجد ٹیں ہی کرنا چاہیئے' گھر میں اعتکاف نہیں کرنا چاہیئے۔

خواتین مسجد میں رات قیام کرسکتی ہیں:

بخاری شریف ٹیں ایک طویل روایت ہے کہ ایک عورت نے جب اسلام قبول کیا تو اُس کے لئے مسجد میں ایک خیمہ لگا دیا گیا اور وہ مسجد میں اُسی خیمے میں رہتی تھی۔ (صحیح البخاری: کتاب الصلاۃ ، باب نوم المراۃ في المسجد حدیث : 439)

ابورافع' ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت یا مرد مسجد

میں جھاڑو دیا کرتا تھا۔ ابورافع نے کہا' میرا خیال ہے کہ وہ عورت ہی تھی۔ پھر انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث روایت کی کہ آپ نے اس کی قبر پر نماز پڑھی۔ (صحیح البخاری ، کتاب الصلوٰۃ، باب ألنخدم للمسجد:460)

عصر حاضر میں خواتین کا مسجد میں صلاۃ تراویح میں شرکت کا حکم

کراچی کی بعض مساجد میں ''خواتین کا مسجد کی تراویح میں شرکت کا حکم'' کے عنوان سے ایک کتابچہ تقسیم کیا گیا ہے۔ جسے حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی مدظلہ نے ترتیب دیا ہے۔ یہ رسالہ مکتبہ الاسلام کورنگی کراچی فون نمبر 5-5016664 نے اکتوبر 2003 میں القادر پرنٹنگ پریس کراچی سے شائع کیا تھا۔

رسالے میں حکم دیا گیا ہے کہ ائمہ مساجد کو چاہئے کہ وہ خواتین کو مسجد میں آنے کی اجازت نہ دیں اور نہ ان کے لئے جگہ مختص کریں کہ وہ مسجد میں نماز باجماعت ادا کرسکیں۔ اسی طرح کے بعض سوالوں کا جواب لکھتے ہوئے موقف اختیار کیا گیا ہے کہ موجودہ پرفتن دور میں خواتین کا مسجد میں آنا فتنے کا باعث بن رہا ہے۔ اس لئے خواتین کو مسجد سے روکنا ضروری ہے۔ اسی طرح کتابچے میں اماموں اور خطیبوں کو مخاطب کر کے کہا گیا ہے کہ وہ خواتین کو مساجد میں آ کر تراویح ادا کرنے سے بھی منع کریں۔ خواتین کو چاہئے کہ وہ دیگر نمازوں کی طرح نماز تراویح بھی گھر میں ادا کریں۔ ذیل میں اس کتابچے کے مندرجات ملاحظہ فرمائیں۔

صفحہ نمبر سات پر لکھا ہے کہ اس فتنہ اور فساد کے زمانہ میں خواتین کو گھروں سے نکل کر فرض نمازیں' تراویح کی نماز اور عیدین کی نمازیں مردوں کے ساتھ

باجماعت ادا کرنے کے لئے مسجد اور عیدگاہ میں حاضر ہونے کی اجازت نہیں' مکروہ اور منع ہے ' اگلے صفحات میں مسند احمد کی روایت کو خواتین کو مسجد میں نماز پڑھنے سے روکنے کے لئے دلیل بنایا گیا ہے۔

کتابچے کے صفحہ نمبر سولہ اور سترہ پر صحابہ کا خواتین کو مسجد سے روکنے کا ذکر کیا گیا ہے۔سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت بیان کی گئی ہے کہ وہ جمعہ کے روز عورتوں کو کنکریاں مار کر مسجد سے نکالتے تھے۔عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن عورتوں کو مسجد سے نکال دیتے اور فرماتے کہ اپنے گھروں کو جاؤ۔

صفحہ نمبر اٹھارہ پر لکھا ہے کہ صحابہ کرام نے خواتین کو مساجد میں آنے سے منع کرنا شروع کر دیا تھا۔صفحہ نمبر پچیس پر تحریر ہے کہ عورتوں کی جماعت بھی ناجائز اور مکروہ تحریمی ہے اور امامت بھی۔صفحہ نمبر انتیس پر کہا گیا ہے کہ عورتوں کو مسجد حرام اور مسجد نبوی میں بھی آنے کی اجازت نہیں ہے۔وغیرہ وغیرہ

ان فرمودات کے جواب میں ہم صرف احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور اقوال صحابہ رضی اللہ عنہم پیش کریں گے۔

رسول اللہ ﷺ نے خواتین کو مسجد میں آنے کی اجازت دی ہے اور مردوں کو حکم دیا ہے کہ وہ اپنی بیویوں کو مسجد جانے کی اجازت دیں۔آپ نے ارشاد فرمایا:

((اِذَا اسْتَأْذَنَتِ امْرَاۃَ اَحَدِکُمْ فَلَا یَمْنَعْھَا.))

''اگر تم میں سے کسی کی بیوی اس سے (مسجد) جانے کی اجازت طلب کرے' تو وہ اُسے مت روکے۔'' (صحیح البخاری و مسلم)

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا اسْتَأْذَنَكُمْ نِسَاءُكُمْ بِاللَّيْلِ إِلَى الْمَسْجِدِ فَأْذَنُوا لَهُنَّ))

''اگر تمہاری بیویاں تم سے رات کے وقت مسجد میں جانے کی اجازت طلب کریں تو تم لوگ انہیں اس کی اجازت دے دیا کرو۔'' (صحيح البخاری ، كتاب الاذان ، باب خروج النساء إلى المساجد ، حديث :865)

((لَا تَمْنَعُوا نِسَاءَكُمُ الْمَسَاجِدَ إِذَا اسْتَأْذَنَّكُمْ إِلَيْهَا.))

''اپنی عورتوں کو مسجد جانے سے نہ روکیں جب وہ مسجد جانے کی تم سے اجازت طلب کریں۔'' (صحيح مسلم ، كتاب الصلاة باب خروج النساء الى المساجد:989)

مجاہد رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی شخص اپنے گھر والوں کو مسجد میں جانے سے نہ روکے۔'' عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیٹا (بلال بن عبداللہ) کہنے لگا: ہم تو اُن کو ضرور روکیں گے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں تجھے رسول اللہ ﷺ کی حدیث سنا رہا ہوں اور تو ایسی بات کرتا ہے۔ مجاہد کہتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ نے تا زندگی، پھر اس سے کلام نہ کیا۔ (احمد) یہ حدیث مسلم میں بھی ہے۔

سالم رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد عبداللہ (اپنے بیٹے) بلال کی جانب متوجہ ہوئے اور اسے اس قدر برا بھلا کہا کہ میں نے اس طرح کی لعن طعن کو نہیں سنا۔ اور انہوں نے کہا: ''تجھے رسول اللہ ﷺ کی

حدیث بتا رہا ہوں اور تو کہتا ہے اللہ کی قسم! ہم عورتوں کو ضرور روکیں گے۔(مسلم)

اُم ورقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے:

((أَمَرَهَا أَنْ تَؤُمَّ أَهْلَ دَارِهَا.))

''انہیں حکم دیا کہ وہ اپنے گھر والوں کی امامت کرائیں۔''(ابو داود:592)

((عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا تَؤُمُّ النِّسَاءَ وَتَقُوْمُ وَسْطَهُنَّ.))

''اُم المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا عورتوں کی امامت کراتی تھیں اور صف کے درمیان میں کھڑی ہوتی تھیں۔'' (مستدرك حاكم)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں جماعت میں آپ کے دائیں طرف کھڑا ہوا اور ایک عورت ہمارے پیچھے کھڑی ہوگئی۔(صحيح البخاری)

اُم المومنین اُم سلمہ رضی اللہ عنہا خواتین کی امامت کراتی اور صف کے درمیان کھڑی ہوتی تھیں۔(ابن ابی شیبه)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''میں نماز لمبی کرنے کے ارادے سے نماز میں داخل ہوتا ہوں۔پھر عورتوں کی صف میں بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو اپنی نماز میں کمی کر دیتا ہوں۔(یعنی ہلکی پڑھتا ہوں) کہ بچے کے رونے سے اس کی ماں کو تکلیف ہوگی۔(صحيح البخاری)

دیکھئے! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ نہیں فرمایا کہ اے عورتو! تم مسجد آنے کی بجائے گھر پر نماز پڑھو بلکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کی وجہ سے نماز مختصر کر دی۔

رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں خواتین جب فرض نماز سے سلام پھیر لیتیں تو کھڑی ہو جاتیں تھی ۔ (اور گھروں کی طرف چلی جاتیں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور نمازی (یعنی صحابہ کرام) بیٹھے رہتے ۔ پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھ جاتے تو لوگ بھی کھڑے ہو جاتے ۔ (صحیح البخاری)

مندرجہ بالا احادیث سے ثابت ہوا کہ خواتین بچوں سمیت نماز با جماعت میں شریک ہو سکتی ہیں اور اختلاط سے بچنے کے لئے مردوں کو خواتین کے چلے جانے کا انتظار کرنا چاہئے ۔ ان احادیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ خواتین کا با جماعت نماز ادا کرنا نا جائز نہیں اور نہ عورت کا عورتوں کی امامت کرانا غلط ہے' اس لئے انہیں نماز با جماعت سے روکنا جائز نہیں ۔

سیدنا عمر ﷺ کو اپنی زوجہ عاتکہ رضی اللہ عنہا کا مسجد میں جانا گراں گزرتا' ان کی زوجہ کو کسی نے یہ بات بتائی تو انہوں نے جواب دیا: ''گراں گزرتا ہے مگر انہوں نے منع تو نہیں کیا۔'' یہ واقعات اس بات کی دلیل ہیں کہ صحابہ کرام نے خواتین کو مسجد جانے سے نہیں روکا۔

ان احادیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ عورتوں کو اپنے خاوندوں سے اجازت لے کر (باہر مساجد یا دوسری جگہوں کی طرف) جانا چاہئے ۔

کیا مسجد حرام میں خواتین کو نماز سے روکا جا سکتا ہے؟ جس طرح عام مساجد سے نہیں روک سکتے اسی طرح حرم میں بھی خواتین کو نماز با جماعت سے نہیں روکا جا سکتا ۔ پھر یہ کہ اگر خواتین نماز کے لئے مسجد حرام نہ جائیں تو کیا وہ طواف بھی نہ کریں؟ وہاں کس طرح مردوں سے الگ رہ کر طواف کریں گی؟

اس لئے ہم عرض کریں گے کہ خواتین کو مسجد حرام میں نماز با جماعت اور طواف سے نہیں روکا جا سکتا' البتہ خواتین کو چاہئے کہ وہ پردے کا اہتمام کریں اور مردوں سے حتیٰ الامکان اختلاط سے بچیں۔ اس سلسلے میں شیخ محمد صالح العثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''اگر خواتین کے لئے' یا اُن کی طرف سے' کسی فتنے کا خوف نہ ہو تو اُن کا نماز تراویح کے لئے مسجد جانا جائز ہے۔''

کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

((لَا تَمْنَعُوْا اِمَاءَ اللّٰهِ مَسَاجِدَ اللّٰهِ))

''اللہ کی بندیوں کو اللہ کی مساجد سے مت روکو۔''(صحيح مسلم ، كتاب الصلاة ، باب خروج النساء إلى المساجد ، حديث :990)

سوال یہ ہے کہ:

جب رسول اللہ ﷺ نے خواتین کو مسجد میں آنے سے نہیں روکا تو پھر آج چودہ سو سال کا عرصہ گزر جانے کے بعد خواتین کو اس اہم دینی فریضہ سے کیوں روکا جا رہا ہے؟ اس سلسلے میں کئی سوال جواب طلب ہیں:

☆ کیا تمام کی تمام خواتین بے راہ رو ہو گئی ہیں؟ کیا سب نے اللہ کا دین چھوڑ دیا ہے؟

☆ معاشرے میں بے راہ رو خواتین کی سزا ان تمام خواتین جو دی جا سکتی ہے جو دین پر چلتے ہوئے عبادات کے امور انجام دینا چاہتی ہیں؟

☆ اگر کوئی شخص فیملی کے ساتھ سفر پر جاتا ہے تو مرد تو کسی نہ کسی مسجد میں فرض نماز

ادا کر لیتے ہیں۔ کیا خواتین اس دینی فریضہ کو ترک کر دیں گی؟ اور وہ نماز جیسے اہم رکن کو اس لئے پس پشت ڈال دیں گی کہ وہ عورت ہے اور مسجد میں جانے کی اس کے لئے کوئی گنجائش نہیں؟

☆ بے پردگی کے علاوہ اور بھی بہت سی خرافات معاشرے میں در آئی ہیں' کیا ان کو درست کرنے کے لئے دین کے دوسرے اعمال سے بھی مردوں یا خواتین کو روک دیا جائے گا؟

ایک طرف بے پردگی اور جدید فیشن کا یہ مظاہرہ ہے کہ بغیر شرعی پردہ خواتین جدید اور مغربی لباس پہنے رات دن شاپنگ کرتی نظر آتی ہیں' تفریحی مقامات پر جاتی ہیں' اسمبلیوں میں مردوں کے شانہ بشانہ بحث ومباحثہ میں حصہ لیتی ہیں۔ بینکوں' فیکٹریوں اور دوسرے اداروں میں بے پردہ کام کرتی ہیں۔ ان کو تو کوئی روکنے والا نہیں اور دوسری طرف وہ خواتین جو اسلامی اصول وضوابط کو ملحوظ رکھتے ہوئے مسجد جانا چاہتی ہیں' انہیں روکا جا رہا ہے۔

اُم المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چھ آدمیوں پر میں نے لعنت کی ہے اور اللہ تعالیٰ بھی ان پر لعنت بھیجتا ہے اور ہر نبی کی دعا مقبول ہے۔

1. جو اللہ کی کتاب میں زیادتی کرے۔

2. تقدیر کو جھٹلائے۔

3. جو شخص جبرا حکومت پر قابض ہو کر عزت والوں کو ذلیل کرے اور ذلیل

لوگوں کو عزت بخشے۔

4. جو اللہ تعالیٰ کے حرم کو حلال (یعنی بیت اللہ کی بے حرمتی) کرے۔

5. میری اولاد کو اللہ تعالیٰ نے تکلیف پہنچانا حرام کیا ہے' اس کو حلال سمجھنے والا۔

6. جو میری سنت کو ترک کرے۔

اس سے معلوم ہوا کہ کسی آیت یا حدیث کے مقابلے میں کسی بھی شخص کی رائے پر عمل نہیں کرنا چاہئے۔ جب حدیث معلوم ہے کہ 'خواتین کو مسجد جانے سے نہ روکو' تو پھر ہم کیسے روک سکتے ہیں؟ مساجد میں خواتین کے لئے الگ انتظام نہ کر کے عملی طور پر خواتین کو مساجد سے روکا جا رہا ہے اور حدیث کی جان بوجھ کر مخالفت کی جا رہی ہے۔ ہم یہ سب کچھ دیکھتے ہوئے بھی خاموش ہیں اور جو خاموش رہے گا' وہ روکنے والوں کا مددگار ہوگا۔ فتنے کا باعث بننے والی خواتین کو پرامن طریقے سے سمجھانے کی بجائے ہم ان خواتین کو روک رہے ہیں جو نماز جمعہ میں شرکت کرنا چاہتی ہیں۔ وہ دین سیکھ کر اپنی اور اپنی اولاد کی اصلاح چاہتی ہیں۔ ہم ان کی اصلاح کے مواقع ختم کر کے انہیں دین سے روک رہے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دی ہوئی اجازت کب اور کس نے ختم کی؟ کیا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم نہیں تھا کہ فتنوں کا دور آنے والا ہے؟ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو مردوں کی طرح عورتوں کے لئے بھی تعلیم کو فرض قرار دیا ہے۔ اُن کے لئے مسجد کے دروازے کھولے' الگ سے وعظ و نصیحت کا اہتمام فرمایا اور عیدین کے مواقع پر حاضر ہونے کا حکم دیا۔ حتیٰ کہ حائض عورت کو بھی حاضر ہونے کا حکم دیا۔ اگر خواتین کے لئے مسجد سے دور رہنا اتنا ہی ضروری

تھا تو آپ خواتین کو مسجد میں آنے سے منع فرما دیتے۔

ہمیں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے نہیں بڑھنا چاہیے۔ کیا کوئی ایسی قرآنی آیت یا حدیث ہے جس سے ثابت ہوتا ہو کہ علماء وقت کے ساتھ ساتھ معاشرے کے حالات و واقعات کو دیکھتے ہوئے قرآن و حدیث کے احکام تبدیل کر سکتے ہیں یا ان کے احکام کو وقتی مصلحت کے تحت روک سکتے ہیں؟

فتنوں کے خوف سے اگر عورتوں کو مسجد میں آنے سے روکا جا سکتا ہے تو کیا یہ فتنے مردوں کے لئے کم ہیں؟ آئے دن کی قتل و غارت' دنگا فساد اور ٹارگٹ کلنگ مساجد میں جانے سے کیا مانع نہیں ہے؟

عورت گھر پر نماز ادا کرے یا مسجد میں' اس کا فیصلہ خود اسے کرنا چاہیے۔ اگر کوئی عورت اپنے لئے خوف محسوس کرتی ہے تو اسے اجازت ہے کہ وہ گھر پر نماز پڑھے اور اگر وہ مسجد میں آنے کے لئے اپنے آپ کو محفوظ و مامون سمجھتی ہے تو اسے مسجد میں آنے سے نہیں روکنا چاہیے بلکہ ہر مسجد میں خواتین کے لئے الگ سے دروازے اور جگہ کا اہتمام کر کے اپنی ذمہ داری پوری کر دینی چاہیے۔

عیدین کی نماز میں تو خواتین کو شامل ہونے کا تاکیدی حکم ہے۔ لہٰذا خواتین کے اجتماع کے لئے بالکل علیحدہ خیموں کا اہتمام ہونا چاہیے۔

جب کہ عملاً اس سے بھی انہیں روک دیا گیا ہے۔ علماء کو ایسی روش اختیار نہیں کرنی چاہیے جس سے ایک واضح حکم کو مجموعی طور پر ترک کر دیا جائے۔ سب خواتین ایسے فتنہ کا شکار نہیں ہیں۔ ان میں الحمد للہ نیک سیرت بھی ہیں اور نیک نیت سے معاشرے کی اصلاح چاہتی ہیں۔

علاوہ ازیں فتنوں کے اس دور میں جب کہ مردوں کو معاشی سرگرمیوں سے ہی فرصت نہیں، کیا ... تین کو دینی احکام کی تعلیمات نہیں دینی چاہئیں؟ اگر ایسا سوچ لیا گیا تو بچوں کی اصلاح کی ذمہ داری کس پر ڈالی جائے گی؟ فتنہ یہ ہے کہ عورت کو ہر جگہ جانے کی اجازت دے دی گئی ہے۔ اگر روکا جا رہا ہے تو مسجد جانے سے، حالانکہ ایسا کرنا دین و دنیا کا خسارہ ہی خسارہ ہے۔

الحمدللہ اب مسلمانوں کی تعداد لاکھوں کروڑوں میں ہے۔ ان میں اکثر و بیشتر ہر سال حج و عمرہ کی غرض سے مکہ مکرمہ کا سفر کرتے ہیں اور یہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی پیروی میں سفر کیا جاتا ہے نہ کہ کسی پیرو مرشد یا امام کے کہنے پر۔ اس لئے آبادی کے بڑھ جانے سے یہ حکم منسوخ یا تبدیل نہیں ہو سکتا۔ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ مسجد حرام میں اکثر رش ہوتا ہے۔ رمضان اور حج کے دنوں میں تو رش اور بھی بڑھ جاتا ہے۔ اس دوران مرد و زن کے اختلاط سے بچنے کے لئے ممکن حد تک انتظامات کئے گئے ہیں۔ اگر طریقے سلیقے سے حرم میں داخل ہوا جائے اور خواتین اپنے لئے مخصوص جگہ پر ہی عباداتِ میں مشغول رہیں تو اختلاط کی نوبت ہی نہیں آتی۔ طواف کے دوران اگر مرد و زن کا آمنا سامنا ہو جائے تو اسلامی اصولوں پر عمل پیرا ہوتے ہوئے خواتین مردوں کے لئے رستہ چھوڑ دیں اور مرد نظریں نیچے رکھتے ہوئے خواتین سے دور رہنے کی کوشش کریں۔

کیا تھوڑی سی سمجھ بوجھ سے کام لے کر حرم میں ایک نماز پڑھ کر ایک لاکھ نماز کے ثواب سے محروم رہنا خسارے کا سودا نہیں؟ یقیناً یہ بہت بڑے خسارے کا سودا ہے۔ لاکھوں روپے خرچ کر کے دور دراز کی مسافتیں طے کر کے محض ہوٹل میں

آرام کرنے کی بجائے حرم میں جا کر نماز باجماعت ادا کرنا بدرجہا بہتر ہے۔ لوگ مسجد میں عبادت کی غرض سے جاتے ہیں نہ کہ کسی اور نیت سے۔ حرم میں جا کر گناہگار ترین شخص کی نظریں بھی جھک جاتی ہیں۔ اس لئے اگر اتفاقاً غیر محرم سے آمنا سامنا ہو بھی جائے تو اسلامی اصولوں کے مطابق اپنی نگاہوں کو دوسری طرف پھیر لینا چاہئے' نہ کہ خواتین کو مسجد میں جانے سے ہی روک دیا جائے۔

اسلام اس بات سے بخوبی آگاہ تھا کہ آئندہ آبادی بڑھ جائے گی۔ اژدھام سے بچنے کا اگر کوئی طریقہ نہیں تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوٹوک الفاظ میں آئندہ زمانے کے لوگوں کو منع فرما دیتے کہ اژدھام میں خواتین مسجد حرام میں داخل نہ ہوں۔ اُن کے لیے طواف بھی ضروری نہ ہوتا لیکن ایسا ہرگز نہیں ہوا۔

جہاں تک مسجد نبوی کا تعلق ہے تو وہاں عورتوں کے لئے حمامات (وضو خانے) الگ ہیں' مسجد میں داخل ہونے کے دروازے الگ ہیں اور جائے نماز کے لئے جگہ بھی الگ سے مختص کی گئی ہے۔ وہاں اختلاط کا کوئی موقع نہیں۔ اگر کوئی اپنی کم علمی اور جہالت کی بنا پر ایسا کرتا ہے تو اس امر کا اطلاق ہر ایک پر نہیں ہو سکتا اور نہ ہی ایسا کرنا چاہئے۔

عصر حاضر میں معاشی سرگرمیوں کو بہانہ بناتے ہوئے گھر سے باہر کی بہت سی ذمہ داریاں خواتین پر ڈال دی گئی ہیں۔ مثلاً گھر کے لئے سودا سلف خریدنا' یوٹلٹی بلز ادا کرنا' بچوں کو اسکول لانا' لے جانا اور اسکول سے متعلق امور کے لئے وہاں جانا' گھروں کی مرمت کے لئے مزدوروں اور کاریگروں سے معاملات طے کرنا اور ان سے کام کرانا' کسی بیمار کو اسپتال لے جانا' مہمانوں کو اسٹیشن اور ائرپورٹ

سے لانا اور لے جانا' بچوں سمیت پارک اور صحت افزا مقامات پر سیر و تفریح کی غرض سے جانا' شادی بیاہ اور دیگر تقریبات جن میں عورتوں سے زیادہ مردوں کو جانا چاہئے' ذمہ داری عورتوں نے قبول کر رکھی ہے یا ان پر ڈال دی گئی ہے اور اس سلسلے میں کوئی روکنے ٹوکنے والا نہیں۔ حالانکہ اس میں بعض اوقات بہت سے مفسدات ہوتے ہیں۔ اگر انہیں قبول کر لیا گیا ہے تو مسجد یا کسی دینی ادارے میں جانے میں ہی کیوں کر فساد اور شر نظر آتا ہے؟

لطف کی بات یہ ہے کہ اب تو تبلیغی جماعت والے حضرات بھی اس بات کے قائل نظر آتے ہیں کہ مردوں کے ساتھ ساتھ خواتین کو بھی تبلیغ کے لئے تیار کرتے ہیں۔ مولانا طارق جمیل حفظہ اللہ نے اپنے ایک خطاب میں خواتین سے دردمندانہ اپیل کی کہ وہ تبلیغ کے لئے نکلیں تا کہ معاشرے میں پھیلی ہوئی بے راہ روی دور ہو۔ اگر خواتین تبلیغ کے لئے گھروں سے نکل سکتی ہیں تو نماز باجماعت' جمعہ اور نماز تراویح کے لئے تو بدرجہ اولی نکلنا افضل ہے۔

ہمارے خیال میں جو لوگ خواتین کو مسجد میں جانے سے روکتے ہیں وہ کئی ایک پہلوؤں کو نظر انداز کر رہے ہیں:

1. واضح حدیث کی مخالفت کر رہے ہیں۔
2. خواتین کو مسجد سے دور رکھ کر انہیں دین سیکھنے کے عملی میدان سے دور رکھ رہے ہیں۔ یوں مغربی پروپیگنڈہ کے مددگار بن رہے ہیں کہ اسلام میں خواتین کے کوئی حقوق نہیں اور انہیں جانوروں کی طرح قید کر کے رکھا جاتا ہے۔
3. معاشرے میں موجود بے راہ رو خواتین کی حوصلہ افزائی اور باپردہ خواتین کی

حوصلہ شکنی کر رہے ہیں۔

یوں محض خواتین کو دین سے دور رکھنے کی کوشش کی جارہی ہے اور ایک ایسے حق سے، جو انہیں اسلام نے دیا ہے، چھین رہے ہیں۔ جس میں ہم سب کے لئے دین اور دنیا دونوں جہاں کا خسارہ ہے۔

☆☆☆☆☆

فلاح کی ضمانتیں

﴿قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۙ﴿۱﴾
الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۙ﴿۲﴾
وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۙ﴿۳﴾
وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ۙ﴿۴﴾
وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ
حٰفِظُوْنَ ۙ﴿۵﴾﴾

(المؤمنون:5-1)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خواتین کے لئے مسجد میں جانے کے آداب

((الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی النبی الکریم وعلی آلہ واصحابہ اجمعین ومن تبعھم باحسان الی یوم الدین۔))

اسلام نے تمام دینی اور معاشرتی امور سرانجام دینے کے طریقے بیان فرمائے ہیں۔ اگرچہ اسلام میں خواتین کا غیر ضروری گھروں سے نکلنا پسند نہیں کیا گیا تاہم ضروری کاموں کے سلسلے میں اگر گھر سے نکلنے کی ضرورت پیش آجائے تو ایک مسلم خاتون گھر سے کیسے نکلے گی؟ اور اس کے آداب کیا ہوں گے؟ مختلف احادیث میں بیان ہوئے ہیں۔ اسی طرح مسجد میں جانے کے آداب اور اُس کے احترام کو ملحوظ خاطر رکھنے کے بھی آداب ہیں' جو مختلف احادیث میں بیان ہوئے ہیں۔ ذیل میں ہم انہیں احکام کو قرآن وحدیث کی روشنی میں بیان کریں گے۔

لباس کے آداب:

☆ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ﴾ (سورۃ الاعراف: 31) ''ہر مسجد میں حاضری کے وقت اپنی زینت (یعنی لباس) پہن لو۔'' کے عموم میں مردوں کے ساتھ ساتھ خواتین بھی شامل ہیں۔

☆ خواتین جب نماز کے لئے مسجد میں آئیں تو ان کا لباس ساتر ہونا چاہئے۔ شرعی پردہ کی پابندیوں کے ساتھ ساتھ بن سنور کر شوخ اور بھڑکیلا لباس پہن کر'

خوشبو لگا کر اور بجتا ہوا زیور پہن کر مسجد میں نہ آئیں۔ اُم المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ بالغ عورت کی نماز اوڑھنی کے بغیر قبول نہیں فرماتا۔'' (ابو داود)

☆ ایسے باریک اور شفاف لباس میں جو جلد کو چھپا نہ سکے' نماز پڑھنا درست نہیں۔ الا یہ کہ اس کے نیچے ایسا کپڑا یا کپڑے ہوں جو تمام بدن کو چھپا سکیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''وہ عورتیں جہنم میں جائیں گی جو کپڑے پہن کر بھی ننگی رہتی ہیں۔ دوسروں کو ریجھاتی ہیں اور خود ریجھتی ہیں۔ ان کے سر ناز سے بختی اونٹوں کی کوہانوں کی طرح ٹیڑھے ہیں۔ یہ عورتیں نہ جنت میں جائیں گی' نہ جنت کی خوشبو پائیں گی' حالانکہ جنت کی خوشبو بہت دور سے آتی ہے۔ (ریاض الصالحین)

☆ زینب رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایسا لباس جو مردوں کا شعار ہو خواتین کے لئے ہر حالت میں اس کا پہننا حرام ہے۔ چاہے وہ نماز کی حالت میں پہنے یا عام حالات میں کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دوسرے کی مشابہت اختیار کرنے والے مردوں اور عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔'' لہٰذا کسی بھی عورت کے لئے مردوں کے ساتھ مخصوص لباس' پہننا جائز نہیں اور نہ کسی مرد کے لئے عورتوں کا مخصوص لباس پہننا جائز ہے۔ اس لئے خواتین کے لئے پینٹ پہن کر نماز پڑھنے میں دو مسائل ہیں۔ 1. کفار سے

مشابہت ‘‘ ستر کی حفاظت نہ ہونا بالخصوص حالت سجدہ میں۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ شُهْرَةٍ فِي الدُّنْيَا أَلْبَسَهُ اللّٰهُ ثَوْبَ مُذِلَّةٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.))

’’جو شخص دنیا میں شہرت کا لباس پہنے گا‘ اللہ تعالیٰ اسے روز قیامت ذلت کا لباس پہنائے گا۔‘‘(ابو داود، ابن ماجہ، احمد)

نیز رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا:

’’جب تم میں سے کوئی خاتون مسجد میں جائے تو وہ (خوشبو لگا کر نہ جائے) خوشبو نہ لگائے۔‘‘(مسلم)

پردے کا اہتمام کرنا:

خواتین کے لئے ضروری ہے کہ وہ جب مسجد میں جائیں تو پردے کا خصوصی اہتمام کریں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ﴾

’’اے نبی اپنی بیویوں سے اور اپنی صاحبزادیوں سے اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنے اوپر اپنی چادریں لٹکایا کریں۔‘‘(الاحزاب:59)

جلباب ایسی بڑی چادر کو کہتے ہیں جس سے پورا بدن ڈھک جائے۔ اپنے اوپر

چادر لٹکانے سے مراد اپنے چہرے پر اس طرح گھونگٹ نکالنا ہے جس سے چہرے کا بیشتر حصہ بھی چھپ جائے اور نظریں جھکا کر چلنے سے راستہ بھی نظر آتا رہے۔ اس آیت مبارکہ میں عورتوں کو پردے کا حکم دیا گیا ہے۔ اس سے انکار اور بے پردگی پر اصرار کفر تک پہنچا سکتا ہے۔ پردے کی حکمت اور اس کے فوائد بھی اگلی آیت میں بیان ہوئے ہیں کہ اس سے ایک شریف زادی اور باحیاء عورت اور بے شرم اور بدکار عورت کے درمیان پہچان ہوگی۔ پردے سے معلوم ہوگا کہ یہ خاندانی عورت ہے جس سے چھیڑ چھاڑ کی جرات کسی کو نہیں ہوگی۔ اس لئے جب خواتین مسجد میں جائیں تو پردے کا خصوصی اہتمام کریں کیونکہ اسی دوران مرد حضرات بھی نماز کے لئے مسجد میں آتے ہیں لہذا اگر پردے کا خصوصی اہتمام ہوگا تو اختلاط سے بچنے کا بہتر طور پر اہتمام ہو سکے گا۔

مسجد اور مسجد کی طرف جانے کے آداب:

احادیث میں مساجد کے بہت سے آداب بیان ہوئے ہیں‘ جن میں کچا پیاز اور لہسن کھا کر مسجد میں آنے کی ممانعت ہے۔ مسجد میں تھوکنا اور گندگی پھیلانا منع ہے۔ اسی طرح مسجد میں خرید و فروخت کرنا اور گمشدہ چیز کا اعلان کرنا بھی ممنوع ہے۔

مسجد میں جانے کے لئے جو بھی گھر سے نکلے‘ اس کے لئے مستحب ہے کہ وہ باوضو ہو کر اپنا دایاں پاؤں آگے بڑھائے اور یہ دُعا پڑھے:

((بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ.))

’’اللہ کے نام سے‘ میں اللہ پر توکل کرتا ہوں‘ کسی نیک کام کرنے کی قوت

(اور کسی برے کام سے رک جانے کی دسترس)' اللہ کے سوا کسی سے حاصل نہیں ہے۔'' (سنن ترمذی)

مساجد کی طرف تیز تیز چل کر جانا ممنوع ہے۔ نہایت عزت واحترام کے ساتھ میانہ روی سے چلتے ہوئے مسجد کی طرف جانا چاہیے۔ مسجد کی طرف جاتے ہوئے ہر قدم پر درجہ بلند ہوتا ہے اور گناہ معاف ہوتے ہیں۔ جب تک نمازی نماز پڑھتا اور نماز کی جگہ پر بیٹھا رہتا ہے' اس وقت تک فرشتے اس کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں۔ اسی لئے نبی کریم ﷺ نے فرمایا:۔

((إِذَا أَتَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَعَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا.))

''جب تم نماز کے لئے آؤ تو اطمینان کے ساتھ چلو' جتنی رکعات مل جائیں' ادا کرو اور جو فوت ہو جائیں انہیں (بعد میں) پورا کرلو۔'' (صحیح البخاری:635)

حمزہ بن ابو اسید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد سے نکل رہے تھے' دیکھا کہ مرد اور خواتین مل جل گئے ہیں۔ آپ نے خواتین سے فرمایا:

((فَاسْتَأْخِرْنَ فَإِنَّهُ لَيْسَ لَكُنَّ أَنْ تَحْقُقْنَ الطَّرِيقَ عَلَيْكُنَّ بِحَافَاتِ الطَّرِيقِ.))

''تم پیچھے ہو جاؤ' تمہارے لئے راستے کے درمیان چلنے کا کوئی حق نہیں' تم راستے کے کناروں پر چلو۔'' (ابو داود، کتاب الادب)

مسجد میں داخل ہونے کے آداب:

مسجد میں داخل ہوتے وقت دایاں پاؤں آگے بڑھائیں اور یہ دُعا پڑھیں:

((بِسْمِ اللّٰهِ ، اَللّٰهُمَ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ.))

''اللہ کے نام سے' اے اللہ میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔''(مسلم:713)

خواتین کو چاہئے کہ وہ اپنے لئے مقررہ جگہ پر اطمینان اور سکون سے بیٹھیں۔ البتہ مسجد میں تحیۃ المسجد (مسجد میں داخل ہونے کے بعد) دو رکعت پڑھے بغیر نہ بیٹھیں' کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلَا يَجْلِسْ حَتَّى يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ.))

''جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو دو رکعت پڑھے بغیر نہ بیٹھے۔'' (مسلم:714)

ہاں اگر سورج طلوع ہو رہا ہو یا غروب ہو رہا ہو تو بیٹھ جائیں اور نماز نہ پڑھیں' اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان اوقات میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ بوقت ضرورت اگر کسی فتنہ وفساد کا خطرہ نہ ہو عورت مسجد میں رات بھی بسر کر سکتی ہے۔(سبل السلام362/1)

مسجد سے نکلنے کے آداب:

جب مسجد سے باہر نکلیں تو بایاں پاؤں آگے بڑھائیں اور یہ دُعا پڑھیں:

((اَللّٰهُمَ اِنّی اسئَلُكَ مِنْ فَضْلِك.))

''اے اللہ میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔''(صحیح مسلم: 713)

مسجد میں بیٹھنے سے قبل دو رکعتیں ادا کرنا ضروری ہے:

ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلَا يَجْلِسْ حَتَّى يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ.))

''جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک دو رکعت نماز نہ پڑھ لے۔''(صحیح بخاری: 444)

مسجد میں عورتوں کا مردوں سے علیحدہ رہنا:

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَوْ تَرَكْنَا هٰذَا الْبَابَ لِلنِّسَاءِ.))

''اگر ہم یہ دروازہ خواتین کے لئے چھوڑ دیں...''(اور مرد اس سے داخل نہ ہوں تو بہت بہتر ہو)۔

قَالَ نَافِعٌ: فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ ابْنُ عُمَرَ حَتَّى مَاتَ، وَقَالَ غَيْرُ عَبْدِالْوَارِثِ: قَالَ عُمَرُ وَ هُوَ أَصَحُّ.

امام نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ (یہ ارشاد سننے کے بعد) ابن عمر رضی اللہ عنہما مرتے دم تک کبھی اُس دروازے سے مسجد میں نہیں آئے۔ عبدالوارث کے علاوہ دیگر راویوں نے اسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول بیان کیا ہے اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

صاحب عون المعبود لکھتے ہیں کہ یہ حدیث مرفوع اور موقوف دونوں طرح ہوسکتی ہے۔عبدالوارث ثقہ ہیں اوران کی زیادت قابل قبول ہے۔اس حدیث کی شرح میں ابوفاروق سعیدی حفظہ اللہ فرماتے ہیں کہ:''ظاہر ہے کہ جب مسجد جیسے پاکیزہ مقام و ماحول میں بھی خواتین اور مردوں کے اختلاط کی اجازت نہیں تو دیگر مقامات اور مواقع پراورزیادہ احتیاط کی ضرورت ہے۔خواتین کا نماز استسقاء کے لئے گھر سے نکلنا جائز ہے لیکن انہیں مردوں سے پیچھے رہنا چاہئے۔ وہ مردوں سے جس قدر دور رہوں گی' بہتر ہے۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((خَيْرُ صُفُوْفِ النِّسَاءِ آخِرُهَا وَ شَرُّهَا أَوَّلُهَا.))

''خواتین کی بہترین صف آخری ہےاور بدتر پہلی صف۔''(مسلم،ابوداود)

پہلی صف کے وسط میں دوسری مقتدی خواتین کے ساتھ برابر کھڑی ہوکر امامت کراسکتی ہے۔اُم المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے خواتین کی امامت کرائی جب کہ وہ خود صف کے درمیان کھڑی ہوئی تھیں۔(سنن دار قطنی ،حدیث : 1429)

سیدہ اُم ورقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

((أَمَرَهَا أَنْ تَؤُمَّ أَهْلَ دَارِهَا.))

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ وہ اپنے گھر میں خواتین کی امامت کرائیں۔''(سنن ابی داود ، کتاب الصلاۃ ، باب امامۃ النساء ، حدیث : 592)

خواتین بھی مردوں کی طرح اپنی صفوں میں مل کر کھڑی ہوں اور صف سیدھی بنائیں۔اگر بچے ہوں تو مردوں کے بعد بچوں کی صف بنائی جائے پھر خواتین کی صف بنے گی۔بہت چھوٹے بچوں کو مسجد میں لانے سے گریز کرنا چاہئے تاہم اگر

گھر میں اُن کی کوئی دیکھ بھال کرنے والا نہ ہوتو ایسے بچوں کو مناسب انتظامات کے ساتھ مسجد لانا چاہیے۔ بچوں کی دیکھ بھال کرتے ہوئے مسجد میں شور وغل کرنے سے گریز کرنا چاہیے۔ ایسا ماحول نہ پیدا ہو جائے کہ نماز ادا کرنے والے پریشان ہوتے رہیں۔ خواتین کی آواز نہایت پست ہونی چاہیے' یہاں تک کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلتَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيْقُ لِلنِّسَاءِ.))

''نماز میں (ضرورت پیش آنے پر) مردوں کے لئے [سُبْحَانَ اللّٰه] کہنا اور عورتوں کے لئے تالی بجانا ہے۔'' (صحیح البخاری و مسلم)

اسی طرح جماعت میں صفوں کی درستگی بھی نہایت ضروری ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ فَاِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوْفِ مِنْ اِقَامَةِ الصَّلٰوةِ.))

''اپنی صفیں برابر (درست) کرو' اس لئے کہ صفوں کا برابر کرنا اقامت صلوٰۃ میں سے ہے۔'' (صحیح بخاری:723)

خواتین کو ٹولیوں کی صورت میں الگ الگ کھڑے ہونے کی بجائے ایک ساتھ مل کر صف بنانی چاہیے۔ جماعت کے ہوتے ہوئے الگ سے دوسری نماز پڑھنے کی اجازت نہیں' کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلَاةَ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةُ.))

''جب تکبیر ہو جائے' تو فرض نماز کے علاوہ کوئی نماز نہیں۔'' (مسلم:710)

ان تمام احادیث سے ثابت ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں خواتین مسجد میں جایا کرتی تھیں اور اسی طرح نماز ادا کیا کرتی تھیں جس طرح مرد نماز ادا کرتے تھے' اسی لئے تو انہیں مسجد میں آنے کے آداب سکھائے گئے۔

ہونا تو یہ چاہئے کہ خواتین کو مسجد میں جانے سے روکنے کی بجائے جو شرائط بیان کی گئیں ہیں' وہ بتائی جائیں' اور ان پر عمل کرایا جائے۔ اُن کے لئے وہ تمام سہولیات بہم پہنچائی جائیں جن سے استفادہ کرتے ہوئے وہ اس اہم دینی فریضہ کو انجام دے سکیں۔ اگر خواتین مسجد میں آئیں گی' دین سیکھیں گی اور دینی تعلیم سے آراستہ ہوں گی تو وہ اپنے بچوں کی بہتر انداز میں تربیت کر سکیں گی۔ جس سے ایک اچھا' صاف ستھرا اور دینی معاشرہ معرض وجود میں آئے گا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اُن تمام اعمال سے بچائے' جو جنت میں جانے سے رکاوٹ بن سکتے ہیں اور ایسے تمام اعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے' جو ہمیں رحمت و مغفرت الٰہی کا مستحق بنا دیں۔ (آمین)

وَصَلَّى اللّٰه وَسَلَّمَ وَ بَارَكَ عَلَى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلَى اٰلِهِ وَ أَصْحَابِهِ أَجْمَعِيْنَ.

☆☆☆☆☆

ABU UMAIMAH OWAIS

ABU UMAIMAH OWAIS



مقالات
کیا اسلام میں داڑھی فرض ہے
توحید اور ہم
نماز میں خشوع
کیوں اور کیسے؟
چالیس 40 نصیحتیں
توحید کے مسائل
اتباع سنت کے مسائل
طہارت کے مسائل
نماز کے مسائل
زکوٰۃ کے مسائل
روزوں کے مسائل
حج اور عمرہ کے مسائل
نکاح کے مسائل
محمد اقبال کیلانی
بچوں کی تربیت کیسے؟
جادو
کا علاج
بچوں کی تربیت کیسے؟